C
Fonds

ALIPH

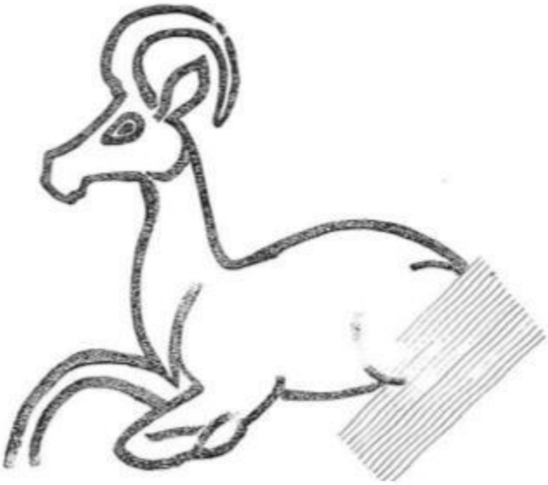

راک آرٹ(پتھر کا فن)

پاکستان کی قدیم تاریخ کی اہمیت

پروجیکٹ کوارڈینیٹر عبدالغنی خان

پاکستان میں قراقرم خطہ بہت طویل اور قدیم تاریخ کا حامل ہے۔ دو ہزار سال پہلے ، یہ پہاڑوں بہت سارے مختلف تاجروں اور مسافروں کے گھر تھے۔ اسلام یا یوروپین ان خطوں میں آنے سے بہت پہلے ، فارس ، جنوبی ہندوستان اور یہاں تک کہ چین کے لوگ یہاں تشریف لائے اور پہاڑوں کی قدیم آبادی کے ساتھ مل کر تجارت کی۔

جنگلی بکریوں ، اونٹوں اور دیگر جانوروں کی نقش و نگار

ان تمام لوگوں نے قراقرم کی پتھروں میں پیچھے نشانات چھوڑے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں بہت سارے نقش و نگار اور نقش نظر آتے ہیں۔ پاکستان کی گلگت بلتستان کا علاقہ جس کی پہنچ کے آس پاس ہے۔

ہمیں ہر طرح کے جانوروں کی تصاویر ملتی ہیں ، جیسے اونٹ اور جنگلی بکرے۔ ابتدائی لوگوں کے شکار کے مناظر ہیں جو ان چٹان وادیوں کے درمیان رہتے تھے۔

بدھ مت کے مقامات اور اعداد و شمار کی بہت سی آرائشیں بھی ہیں ، جو خطرناک تجارتی راستوں کے ساتھ ساتھ ان مسافروں کے نقش و نگار بنائے گئے تھے جو بدھ مذہب کے پیروکار تھے ، لہذا وہ اپنے سفر کی سلامتی کے لئے دعا کرسکے۔ یہ تصاویر دو ہزار سال کی ہیں۔ پرانا یا زیادہ ، پاکستان کے قدیم ترین ماضی سے۔ ان کا مطالعہ کرنے سے ہمیں اس خطے کی نہایت دولت مند اور بااثر قدیم تاریخ کی اہمیت کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

قدیم زمانے سے دو ہزار سال پرانے قدیم کے مزارات کی نقش و نگار۔

بدھ مت کے پیروکار ، جیسے بودھی ستوا کہلانے والی اس طرح کی بڑی تصاویر چلاس اور تھلپان جیسے مقامات پر قراقرم میں پائی جاسکتی ہیں۔

قدیم زمانے میں ، بدھ اور اس کے پیروکار دیوتاؤں کی حیثیت سے پوجا نہیں جاتے تھے۔ انہیں ایسے لوگوں کے طور پر دکھایا گیا تھا جنھوں نے دوسروں کو اچھی زندگی گزارنے کی ترغیب دینے کی حوصلہ افزائی کی۔ قراقرم تجارتی راستوں کے ساتھ ساتھ ، ان تصاویر کا مقصد مسافروں کو اپنے سفر کے دوران ہمت اور خوش قسمتی عطا کرنا تھا۔ ان تصاویر کے ساتھ ساتھ قدیم لوگوں کے ناموں کے بہت سارے نوشتہ جات بھی ملے تھے۔ ان دنوں برصغیر پاک و ہند کے شمالی اور جنوب کے بہت سارے تاجر بدھ مت کی تعلیمات پر عمل پیرا تھے ، جب کہ اسلام اور عیسائیت جیسے مذاہب ابھی موجود نہیں تھے۔ لیکن قراقرم میں نقش و نگار نے مختلف ثقافتوں اور زمینوں سے آنے تمام مسافروں کو خوش قسمتی سے نوازا ، والےجو پہاڑوں سے گزرتا تھے

ایک قدیم بودھی ستوا کی نقش و نگار

20 ویں صدی سے محققین نے ان قدیم نقشوں کی عظیم تاریخی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ وہ ہمیں نہ صرف ماضی یا قدیم بدھسٹ فن سے تعلق رکھنے والے مختلف لوگوں کے بارے میں - بلکہ خود قراقرم پہاڑوں کے اہم کردار کے بارے میں بھی سکھاتے ہیں۔

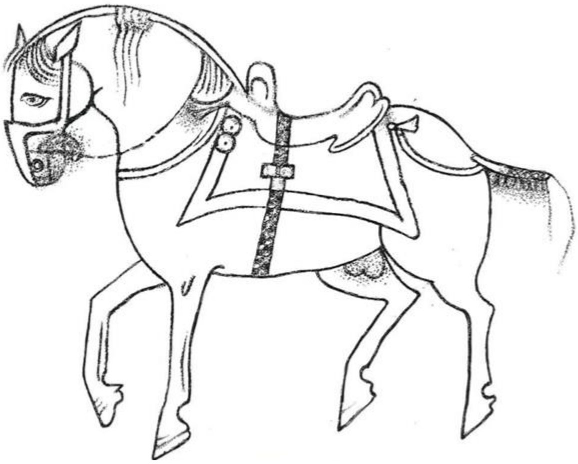

پہاڑوں کو سنگم کی حیثیت سے کام کیا گیا تھا جس کی وجہ سے مختلف ثقافتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملنے اور تجارت کرنے کا موقع ملتا تھا۔ محققین آج ، عبدالغنی خان اور ان کی ٹیم ، ان قدیم رابطوں کی از سر نو تشکیل کے لئے سخت محنت کر رہے ہیں۔

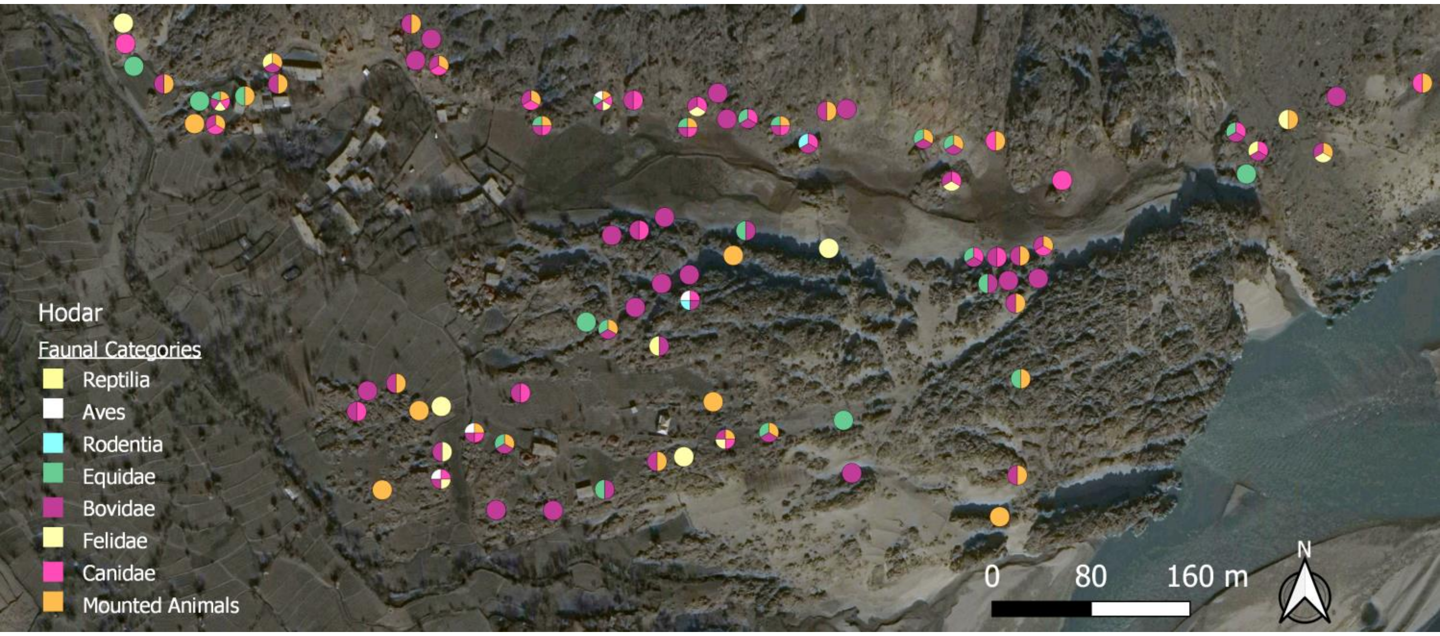

عبد الغنی خان اور ان کے بین الاقوامی ساتھی ڈاکٹر ماریکے وین ایردے کے تجارتی خطوط کا نیا نقشہ

پاکستانی ماہر آثار قدیمہ اور ان کے بین الاقوامی ساتھی مستعد طور پر پتھروں میں نقاشیوں کی دستاویزات خود کرتے ہیں۔ اور وہ جدید ٹیکنالوجی بھی استعمال کرتے ہیں ، جیسے مصنوعی سیارہ کے نقشے ، یہ جاننے کے لئے کہ قدیم راستے اور کنیکشن کہاں واقع تھے اور جہاں ہم اب بھی ماضی سے پیچھے رہ جانے والے نشانات تلاش کرسکتے ہیں۔

مندرجہ بالا شبیہہ میں ، آپ کو ان نقشوں میں سے ایک نظر آتا ہے ، جو پہاڑوں میں ان مخصوص جگہوں پر چٹانوں کے نوشتہ جات اور پیک گھوڑوں اور مسافروں کی تصاویر پر مبنی قدیم تجارتی خطوط کا مقام دکھاتا ہے۔ یہ محققین کے لئے اہم تاریخی مقامات کی تلاش میں ایک اہم نشانی ہے۔

لیکن آج ان اہم تاریخی نقاشیوں کو بھی بہت سے خطرات لاحق ہیں۔ دیامر-باشا ڈیم کئی وادیوں کو سیلاب میں ڈالے گا جس میں سے بہت سے لوگوں نے قدیم نقشوں کا مطالعہ نہیں کیا تھا۔ اس ڈیم کی تعمیر سے علاقے میں بہت سے مقامی دیہاتیوں کوبھی نقل مکانی پر بھی مجبور کیا جائے گا۔

اس کے علاوہ ، خطے میں خاص طور پر قدیم بدھ مت کے چٹانوں کو توڑنے اور تباہ کرنے کا واقعہ کثرت سے ہوا ہے۔ اور جب ایسا ہوتا ہے تو ، تاریخی معلومات اور اس خطے کا بھرپور ورثہ ہزاروں سالوں کے بعد ہمیشہ کے لئے ختم ہوجاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ عبد الغنی خان اور ان کی ٹیم نے بہت سارے نقشوں کی دستاویز کرنے کے لئے سخت محنت کی ہے ، تاکہ اگر وہ ایک دن بھی خراب ہوجائیں تو ، پاکستان کے ورثہ کا یہ اہم حصہ آئندہ نسلوں کے لئیے نہ کھو جائے گا اور نہ فراموش کیا جائے گا ۔

عبد الغنی خان اور دیگر آثار قدیمہ کے ماہر قراقرم کے بھرپور ورثے کو بچانے کے لئے کام کر رہے ہیں

قراقرم قدیم چٹان فن کی تاریخی قدر کے علاوہ ، آج کل اس خطے کی مقامی برادریوں کے لئے بھی یہ اہم ورثہ ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مسٹر خان کا یہ منصوبہ کہ معاشرے تک تعلیم کو بانٹنے اور ایک ساتھ مل کر کام کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کی اس خوبصورت اور امیر تاریخ کو محفوظ رکھنے میں اور ہر ایک کے لئے علم کو وسیع پیمانے پر مہیا کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

عبد الغنی خان قراقرم پہاڑوں (2019) میں کام کر رہے ہیں۔

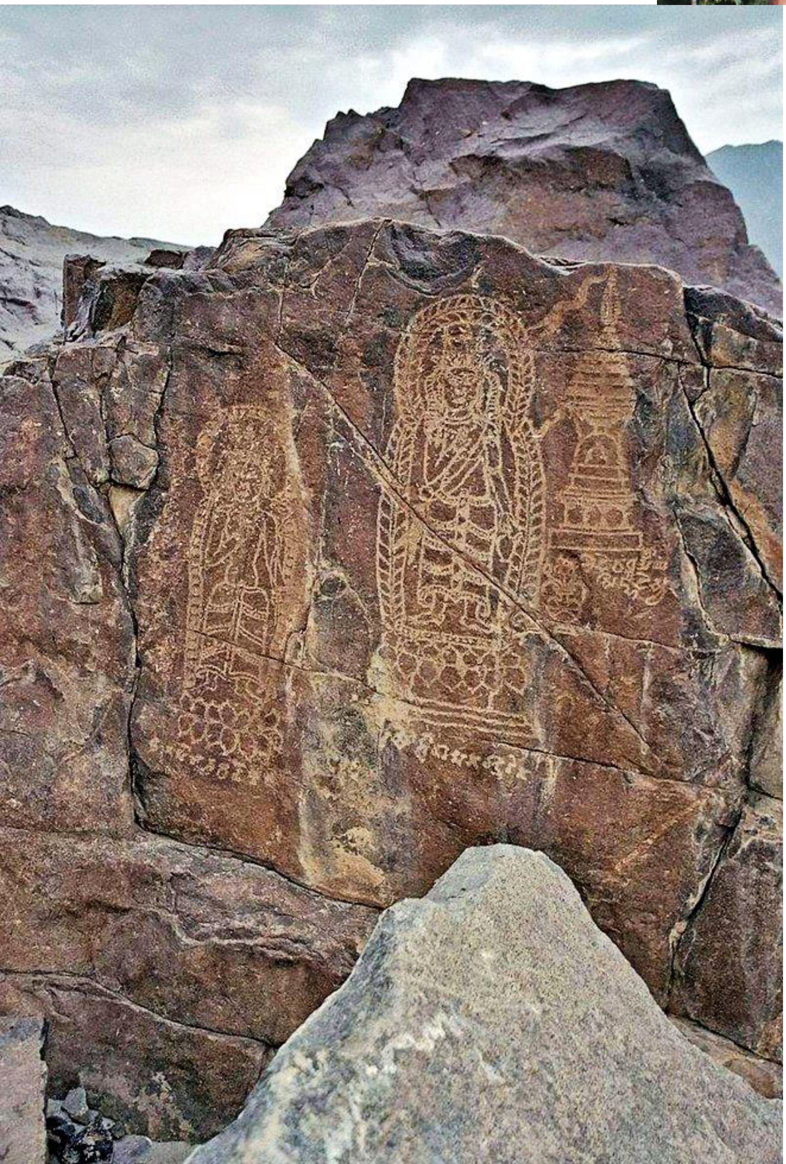

ہمارا پروجیکٹ خطے کی برادریوں کے ممبروں کے لئے فیلڈ ورک شراکت کی پیش کش کرتا ہے ، تاکہ وہ فعال طور پر اپنی قیمتی تاریخ کے نگہبان بن سکیں - اور اس دوران میں آثار قدیمہ کے فیلڈ ورک کے لئے نئی مہارتیں سیکھیں۔
اس کے علاوہ ، راک آرٹ کی تمام تعلیمات آن لائن اشاعتوں کے ذریعے مفت میں بانٹ دی جائیں گی ، تا کہ دنیا میں ہر فرد نہ صرف محققین اور ماہرین تعلیم تک رسائی حاصل کر سکے گا۔

اس منصوبے کو بین الاقوامی Prince Claus Heritage Fund and the Caliph Alliance کی مددحاصل ہے ، جو ان برادری اور ورثہ کے اقدامات کی بھر پور حمایت کرتے ہیں۔

ان حالیہ تصاویر میں نقاشیوں کو مٹاتے ہوئے ، قدیم راک فن کو ہونے والے نقصان کو دکھایا گیا ہے۔

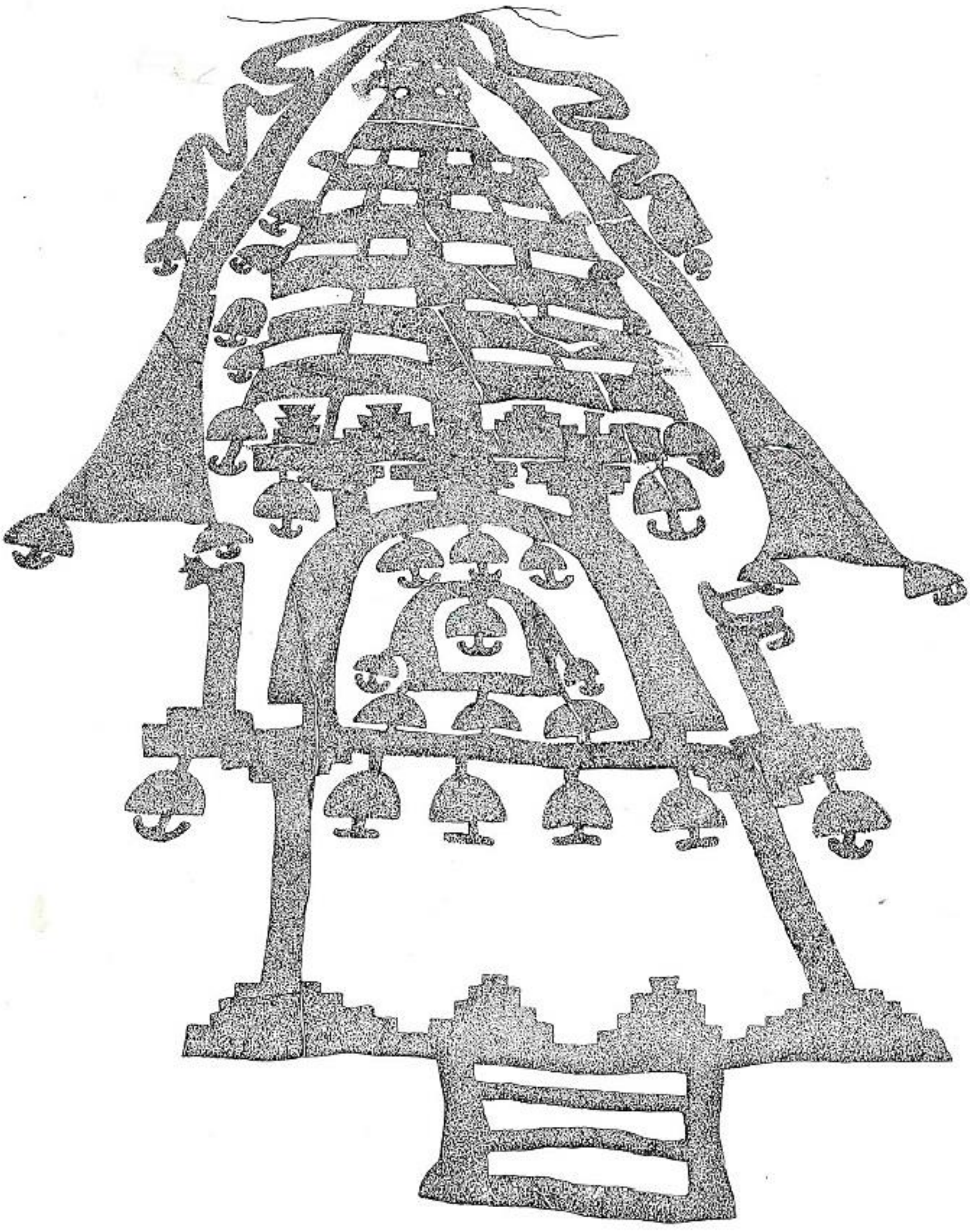

قدیم تجارتی راستوں کے ساتھ ساتھ ، اسٹوپا کے مزار کی
دو ہزار سال پرانی نقاشی کا ڈرائنگ۔

یہ جنگلی جانور ، جو تمام مقامی
طور پر قراقر پہاڑی سلسلے کے ہیں
، کو کئی صدیوں پہلے سے چٹانوں
کی نقاشی میں دکھایا گیا ہے۔

مڑے ہوئے سینگوں والا بلیک بک
برفانی چیتےچیتا
پہاڑی تیور

قراقرم پہاڑی سلسلے کے جنگلی
جانوروں کی نقش و نگار۔

مڑے ہوئے سینگوں والا بلیک بک
برفانی چیتےچیتا
پہاڑی تیور
ہاتھی
سانپ

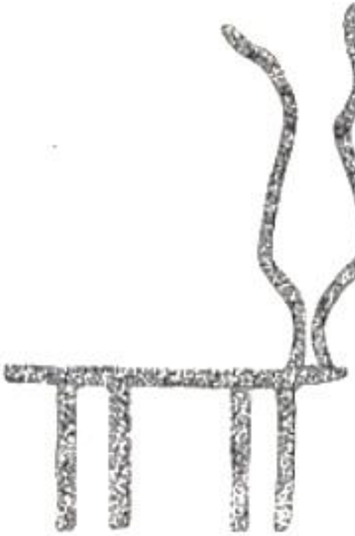

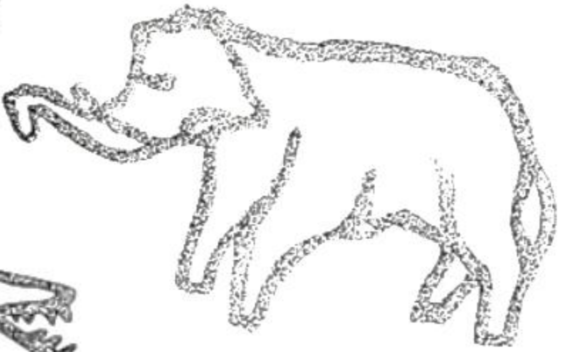

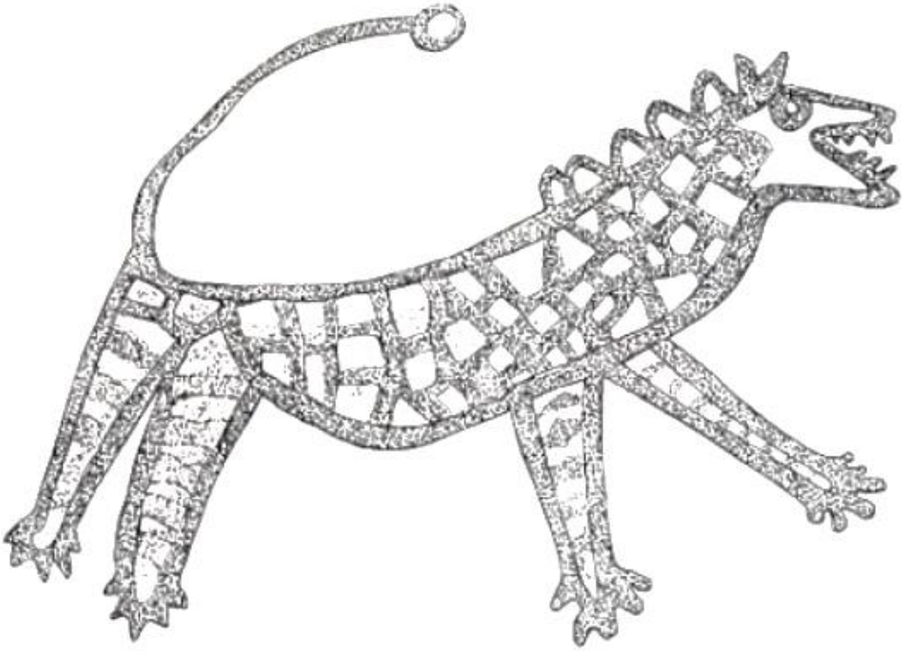

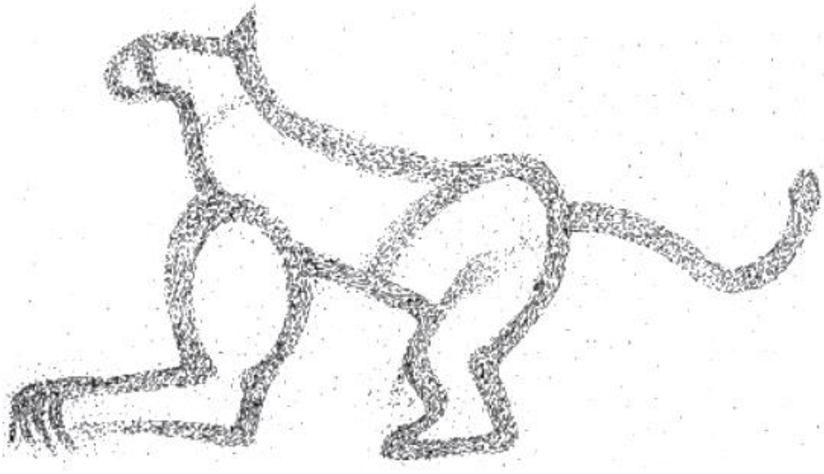

پھول لانے والے شخص کی قدیم نقش و نگار

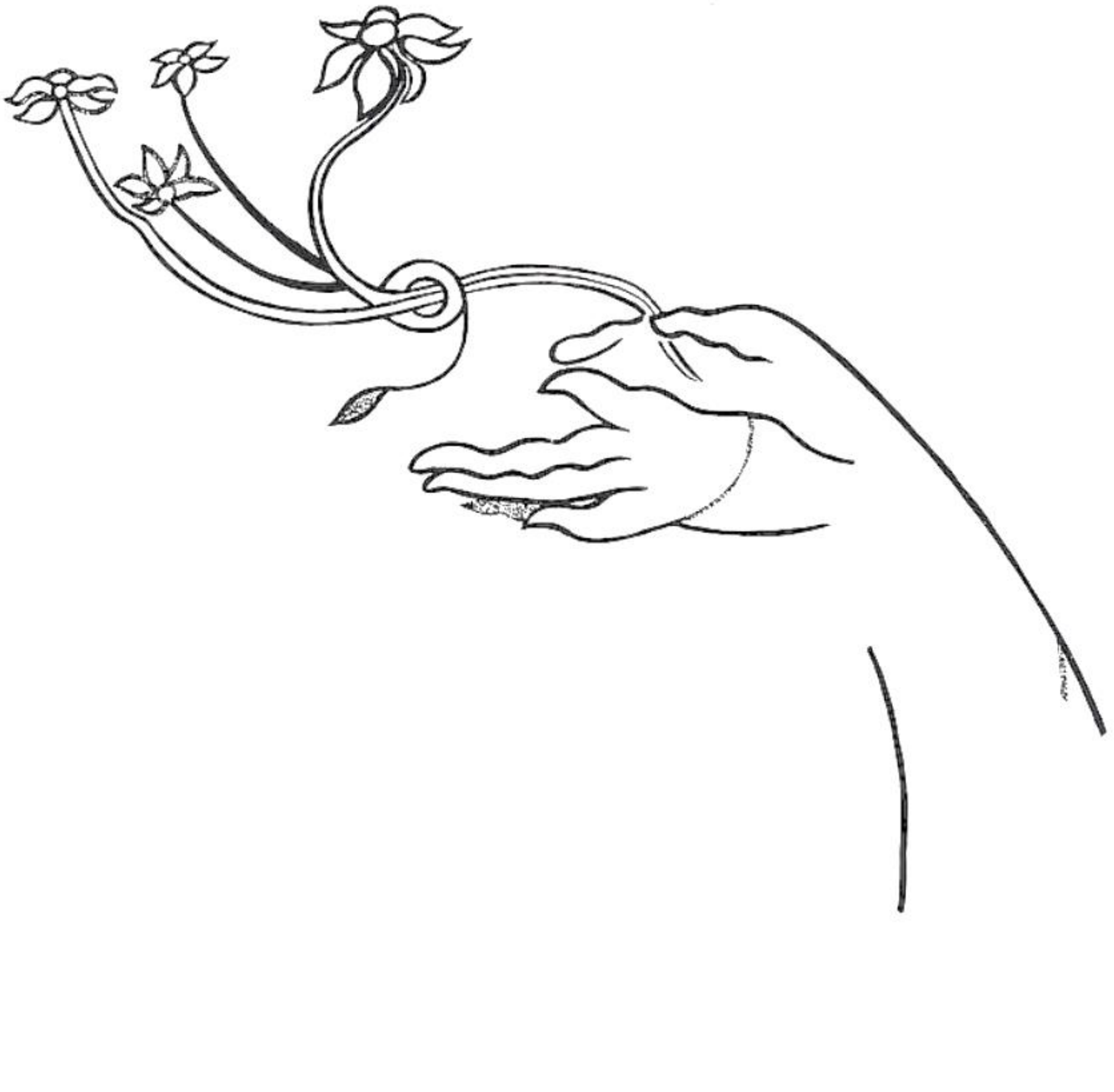

پاکستان کی قدیم تاریخ کی اہمیت

پروجیکٹ کوارڈینیٹر عبدالغنی خان

Fonds

ALIPH